اسلام آباد میں مرزائی مرتدین کے حق میں جلوس

ہم نے وہ تصاویر بھی دیکھی ہیں جن میں کچھ مرد وزن، پلے کارڈ اٹھائے احتجاج کرر ہے ہیں کہ اقلیتوں کوستایا نہ جائے۔ان لوگوں کے نحوست زدہ چہرے ہی بتا رہے ہیں کہ انہیں اسلام اور اسلامی تعلیمات سے ہرگز کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ چاہیں تو ہم بتائیں کہ ہم اپنی اقلیتوں کا ادب اور تحفظ کس حد تک کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا چیف جسٹس، آنجہانی جسٹس کارنیلئس کو بنا دیتے ہیں جو عیسائی تھے اور جسٹس بھگوان داس ہندو کی باری آئی تو انہیں بھی اس منصب جلیلہ پر فائز کر دیتے ہیں اور کسی تعصب کا اظہار نہیں کرتے۔

افسوس کا اظہار کریں یا اپنی قسمت کو روئیں کہ مرزائیوں نے اسلام کے قلعہ کے محافظ مجید نظامی اور حمید نظامی کی میراث روزنامہ نوائے وقت کو بھی دھوکا دے ڈالا اور اس میں، مرزائی فوجیوں کی داستانِ شہادت چھپوا دی۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا فوج کا محکمہ تعلقاتِ عامہ، مفاد عامہ میں، اس پر اپنا ردعمل دے۔ ہم اس فہرست میں دیئے گئے ناموں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے لیکن اس فہرست شہدا میں مشہور مرزائی عبدالعلی ملک کا نام دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ دجالوں کے گروہ کا اتنا ہی بڑا دجل ہے، جتنا مرزائے قادیان کا دعوائے نبوت بڑا دجل تھا۔ عبدالعلی ریٹائر ہوا تھا۔ مارا نہیں گیا تھا۔

چناب نگر ختم نبوت کانفرنس

مولانا اللہ وسایا مدظلہ العالی کی خدمت میں تجویز پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنی فوری توجہ چناب نگر اور اس کے نواحی دیہات کی طرف منعطف فرمائیں جہاں مرزائی، سادہ دل اور غریب مسلمان زمینداروں سے مہنگے داموں زمین خرید رہے ہیں کہ 2047ء کے بعد ربوہ کی زمین کا ننانوے سالہ لیز ختم ہوگا تو مسلمانانِ پاکستان کسی بھی قیمت پر، اس لیز کی تجدید و توسیع نہ کرنے دیں گے تو وہ اپنی زرخرید زمین پر ایک مرزائی ریاست کرلیں گے۔ ہم اس نکتہ کی تھوڑی سی تفصیل مزید بیان کرنا چاہیں گے جو تاریخ میں یوں آئی ہے:

صحرائے سینا میں عرب بدو اونٹوں پر صحرانوردی کرتے تھے۔ یہودی سودخوار ان سے اونے پونے میں زمینیں خریدتے رہے اور یہ بدو قاہرہ اور دمشق کے قہوہ خانوں میں قہوہ اور شراب کی چسکیاں لیتے تھے۔ یہ سلسلہ اس حد تک بڑھا کہ بدو دوڑ دوڑ کر یہودی خریداروں تک پہنچنے لگے کہ اس بے آب وگیاہ ریگزار میں تو ان

کے اونٹوں کے لیے جھاڑیاں بھی موجود نہ تھیں، تو کیوں نہ اس کے دام کھرے کر لیے جائیں۔ یہ سلسلہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران جاری رہا اور یہودیوں نے پورے اٹھائیس ہزار مربع میل کے رقبہ کی رجسٹریاں اپنے قبضہ میں لے کر اسے اپنا قومی وطن بنانے کی مہم شروع کر دی۔ چونکہ اس ذلیل قوم پر آسمانی ذلت و غربت مسلط تھی۔ اس لیے روئے زمین پر ان کا کوئی وطن نہ تھا رسول اللہ ﷺ نے انہیں، خیبر سے نکال دیا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں پورے جزیرہ نمائے عرب سے بے دخل کیا اور یہ چولہے چکیاں سروں پر رکھے کرۂ ارض پر منتشر ہو گئے۔ روس میں کمیونسٹ انقلاب برپا ہوا تو چونکہ یہودی دولت مند لوگ تھے اس لیے ان کی دولت سلب کرنے کے بعد ان کا قتل عام کیا۔ ہٹلر نے ان کی نسل کشی کی انتہا کر دی اور یہودی جسے آج ہولوکاسٹ کہتے ہیں، اسی نسل کشی کا استعادہ ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر دنیائے عرب ایک بدترین سیاسی اور مذہبی افراتفری اور طوائف الملوکی کا شکار تھی کہ روس اور برطانیہ نے اعلانِ بالفور کے ذریعے، 28 ہزار مربع میل پر محیط یہودیوں کی قومی ریاست اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔

ٹھیک اسی طرح مرزائی بھی ضلع سرگودہا میں غریب مسلمانوں سے بھاری قیمت پر اراضی سرعت کے ساتھ خرید رہے ہیں اور جب وقت آئے گا تو وہ اپنی ملکیتی اراضی پر نئی مرزائی آبادی کر لیں گے اور عین ممکن ہے کہ اقوام متحدہ میں بیٹھی امریکی، اور برطانوی طاقتیں، مرزائیت اپنے کاشتہ پودے کو ایک مستقل ریاست کے طور پر ہمارے قلب میں قائم کر دیں۔

حکومتوں سے تو ہماری کوئی امید وابستہ نہیں۔ ہمیں یہ کام خود کرنا ہوگا اس لیے مولانا اللہ وسایا سے عرض ہے کہ خطرناک صورتِ حال کا تدارک کرنے کی تدبیر اور ختم نبوت کانفرنس کو چناب نگر اور اس کے نواحی علاقوں میں متحرک کریں اور مسلمان مالکانِ اراضی کو کسی بھی بڑی سے بڑی قیمت پر مرزائیوں کے ہاتھ بیچنے سے روکیں۔ یہ مرزائی ہی تھے جنہوں نے ووٹ مسلم لیگ کی بجائے کانگریس کو دیئے اور ضلع گورداسپور ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ ظفر اللہ کو انگریزوں میں بڑا رسوخ حاصل تھا، اسی نے ریڈکلف اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے سازش کر کے گورداس پور کا ضلع انڈیا کو دلوایا تھا کہ قادیان کا قصبہ پاکستان میں نہ آ جائے ورنہ علمائے اسلام اس کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتے۔

مرزائی کا ہر بچہ، مرزائیت کی صداقت پر ایسے ایسے دلائل کا حافظ ہے، جنہیں سن کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جبکہ ہماری نئی نسل کو سرے سے فتنہ مرزائیت کا نام بھی نہیں معلوم۔ مسلمان والدین کو اپنی اولادوں کو اس

فتنہ کے ماضی اور حال کی گمراہی سے مکمل طور پر آگاہ کرنا چاہیے۔

ہم وزیراعظم سے یہ ضرور پوچھیں گے کہ عاطف میاں مرزائی کے پاس علم اقتصاد و معاش کا کون سا خصوصی علم ہے جس کے بل پر وہ ہماری مردہ معیشت میں نئی روح پھونک دے گا۔ ہمارے ملک میں ماہرین معاشیات کی لائنیں لگی ہیں۔ان سے کیوں کام نہیں لیا جا سکتا۔مرزائی دانش پر تین حرف۔ہم وزیراعظم سے پُرزور الفاظ میں مطالبہ کرتے ہیں کہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے سائنس بلاک میں مرزائی نوبل انعام یافتہ مرزائی کے نام پر قائم چیئر فوری طور پر ختم کریں۔ورنہ دھرنے کی راہ ہمارے سامنے بھی کھلی ہے۔و ما علینا الا البلاغ.

جامع مسجد محمدی اہل حدیث چک جمال میں افتتاحی خطبہ جمعہ

۔ کفر ٹوٹا آخر خدا خدا کر کے

یہ لگ بھگ ۔ ربع صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں، غالباً 1996ء کی بات ہے جب حضرت علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ نے اہل علاقہ کی خواہش پر چک جمال میں مسجد کیلئے جگہ خرید کر جامعہ کے نام وقف کی اور اس جگہ پر مسجد تعمیر کا کام شروع کروایا مگر قانونی رکاوٹوں کی وجہ سے یہ مسجد تاخیر کا شکار ہوگئی۔اس وقت سے لے کر آج تک رئیس الجامعہ اور علاقہ کے چند متحرک نوجوانوں (بالخصوص راجہ اعجاز منہاس، نعمان ڈار اور ندیم ڈار وغیرہ) کی مسلسل کوششوں سے مسجد کی تعمیر میں حائل رکاوٹیں دُور ہوگئیں اور ضلعی انتظامیہ نے مسجد کی تعمیر کیلئے NOC جاری کر دیا۔اس کے بعد تیزی سے اہل علاقہ کے تعاون سے مسجد کی تعمیر مکمل کی گئی اور مورخہ 14 ستمبر کا افتتاحی خطبہ جمعہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے ارشاد فرمایا جس میں علاقہ بھر سے بڑی تعداد میں لوگوں نے جوق در جوق شرکت کی۔نماز جمعہ کے بعد اعجاز منہاس، نعمان ڈار، ندیم ڈار اور مسجد انتظامیہ نے مہمانوں کی پُرتکلف ضیافت کی۔

نوتعمیر جامع مسجد اہل حدیث دولتالہ (گوجر خان) میں افتتاحی خطبہ جمعہ

جامعہ علوم اُثریہ جہلم کی وساطت سے نوتعمیر جامع مسجد اہل حدیث دولتالہ (گوجر خان) میں مورخہ 28 ستمبر کا افتتاحی خطبہ جمعہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے ارشاد فرمایا جس میں علاقہ بھر سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔اس مسجد کی سرپرستی حافظ عبدالحنان کر رہے ہیں اور امامت کے فرائض مولانا عمر فاروق ادا کر رہے ہیں۔الحمدللہ مسجد خوبصورت اور دولتالہ کے وسط اور ویگن اڈا کے بالکل قریب ہے۔